
LUCKNOW
1929
OUDH PUNCH
जिल्द नं: १४
جلد چہارم

توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ ہاتھیوں اور گھوڑوں کی طرح جنسانے کی پرورش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خندہ زن ہے۔ وہ ہم سب اس ہنسی کی تحسین بھی کرتے ہیں اور کریں گے۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر خندہ نہ کیجئے۔ نمبر کی کمی پر تیوریاں نہ چڑھائیے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے۔ خیالات کی جدت۔ راستی کی حمایت بے لاگ رعایت، نکتہ چینی، صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی رواداری پر نظر کیجئے۔ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچوں میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشاء مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما خیر شما بہ سلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان سنت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے رونا سننے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا یا وہ منگ تلخی واسطہ پہونچی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی پرچہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واعلانات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی شرع کی پابندی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے اور اُن کی واپسی کے بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی جانب لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک اُن میں نہ ہونا چاہئے۔

نوٹ

چندہ بھیجتے وقت منی آرڈر کوپن یا خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ آپ کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ سحر نمبر ۱۶
مضامین
۲۹ اپریل

مختصر افسانوں کا افسانہ

"میری ابو سپر سے واشت گم کردہ باز یافت" یہ جملہ ایک ظریف نے جواب میں اس سوال کے کہا تھا کہ حضرت یعقوب و یوسف پر کیا گذری؟ واقعی قصہ کوتاہ کرنا مقصود ہو تو اس پیر ظریف کی تقلید کرنی چاہئے۔ ہم نے یہی کیا۔ دو آدمی کھانا کھانے بیٹھے ایک تھا غالی الذہن سادہ لوح دوسرا تھا چالاک مجھ جیسی ہی مختصر۔ بسم اللہ کے بعد ہی چالاک ظریف نے بہ قوت شریف سے کہا حافظ جی تمہیں سورہ مزمل یاد ہے؟ حافظ کھانے کی کتاب کا افتتاح بسم اللہ سے کر چکے تھے اب امتحان حافظہ دینے بیٹھ گئے۔ ادھر آنکھیں سیلی دبلے کے نوالے بھس بھرا کر ڈھلنے لگے۔ ادھر شریک نے بے دردی کے ساتھ سارا کھانا لیا۔ حافظ جی نے غفور رحیم کہہ کے سورہ ختم فرمایا ظریف نے ڈکار لے کے تہ دل سے غذائے لذیذ کی رسید حاصل کی۔ بیچارے حافظ کی تمنا میں تل ہو اتفہ پر رکھی رہ گئیں۔ اب حافظ جی چپ چاپ۔ دوسرے وقت حافظ جی نے فوراً بیٹے کے ارادے سے ظریف شریک پر لعنت کی بوچھار شروع کی۔ بدو نہایت بے ہودہ ہو ایک سورہ بھی تمہیں یاد نہیں حشر کے دن خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ ظریف نے اطمینان سے جواب دیا کہ اگرچہ ضرورت حفظ کی نہیں بفضل خدا ہم خواجہ حافظ سے کسی طرح کم نہیں۔ بھر بھی چند سورے یاد ہیں۔

حافظ جی سمجھے کہ اب پالا مار لیا دیکھو تو کیا سنتا ہوں کہ حلق ہی سے نکلتے ہیں۔ کہنے لگے۔ اچھا تو پڑھئے سورۂ والشمس۔ ظریف نے پڑا سا نوالہ نگل لیں میں رکھ کے کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والشمس ضحٰیہا۔

...... بیچ کے چند ۱۱ روز کا ان میں عجیب آخری ۱۰ روز کا ذکر آیا ہے بیچ بازار سانس کم اور والشمس کے ورد چلیے کھانے کا قصہ مختصر۔

آجکل بہ تقلید یورپ یہاں کے اہل قلم نے مختصر کہانیاں لکھنی شروع کی ہیں۔ یورپ والے دو ٹوک کلام لکھتے ہیں سو جس کو ان کے مصنفات لطف و کلام سے خالی نہیں ہوتے۔ یہاں حالت پر سکوں کہانی بھی جمل ہے نتیجہ رد و بیچ کی ہے اور ادبی لطف بھی مفقود اور ایک صحن کی عبارت میں مفصل بیان کیا سیری ہو۔ لکھ کے کس کو یعنی گرانصار کی رشتہ داری کا کام واجب کر دیا گیا تھا تو ہم تو متعلق تمہید اصل سے کیوں احتراز فرمایا۔

عشاق کو ہے تاب نہ شب ہجر سنانے سے تھکتے نہیں
قاصد اور معشوق کا اس کہانی سے ناک میں دم آیا
یہی گھبرا آیا ہو غالب مرحوم فرماتے ہیں ؎

وہ بہ خود و سیری بد استانِ عشق طولانی
عبارت مختصر قاصد بھی گھبرا جائے ہے مجھ سے

معشوق اور عاشق کے درمیان ایسا علاقہ ہوتا ہے کہ وہ جتنی دیر چاہتے ہیں سے بھی طولانی تقریر کی تھی کہ کیا عجب گوارا کی ہیہ کر دیتا ہے۔ آگ لگے تمہاری باتوں میں یہ کہ پڑے تمہاری کہو اس ہیں ہمارا کان کھا گئے۔ الا الاس سن لیا کرتے ہو وہ دوسے ہو۔ اب سوئے بھی ہوگے اور مرتے ہو تو مرچکے۔ ہم لوگ کو اس قسم کی گفتگو وادی سلوم ہوتی ہے خواہ اپنی ذات سے متعلق ہو یا غیر کی ذات سے۔ بڑھاپے میں یہ مزا بالکل آشریف لیجا آیا ہے چنانچہ ایک مشہور ظریف مرحوم شاعر کا واقعہ ہے کہ ان کی معشوقہ سے اور ان سے شکر رنجی ہو گئی۔ پیغام سلام ہو تو پھر آپ جاتے کہلا بھیجا کہ تم آ جو پہلے ہی ہو کہتے لگتا ہے اتفاق تھا ایک نئے میاں جو شاعر صاحب کے بھی دوست تھے اور وضع داری کے اقتضا سے ان کی معشوقہ کے یہاں بھی آتے جاتے تھے لئے کہ جیتے وقت شاعر صاحب نے دریافت فرمایا بھئی یہاں سے کہاں جانے کا قصد ہے؟ انھوں نے کہا کہ بس اب ...... کے یہاں؟
شاعر: تو ایک میرا کام بھی ہو ...... سے کہنا کہ

شاعر فراق کی حالت تمہاری ہو گئی ہے۔ ... ہو گئی ہے۔ دن کو بے گستاخ کسی پہلو قرار نہیں آتش ہجر کی حرارت سے جگر کباب ہو اور دل تباہ ہو۔ جب تمہاری نرگسی آنکھیں یاد آتی ہیں دریچے کھلے کے کھلے رہ جاتے ہیں۔ پیچ پیچ زلفوں کا خیال آتا ہی بیٹھ میں تھرتھرا اٹھتے ہیں۔ دن سے لگتی ہے۔ عناب لب کی دھن میں کھانسی آنے آدمی سے بھی ہوگیا ہے شب وروز گھوں گھوں کرتا رہتا ہوں گردن کا تصور بند حالت کر اکا دور چپا ساتی باہ اوسیاں کا اور لگا زمین پر آ تو کرتے۔ کر و جوم کی دھوم ہوتا جا جاتا ہے غرض حال ابتر ہے خدا کیلئے اب غصہ تھوک ڈالو اور صلح کر لو۔

دوست: میاں اچھا تم میری زبان سے ادا ہونے کے قابل نہیں میرا حافظہ بھی تنا قوی نہیں پھر بھی جو کچھ یاد رہیگا کہہ دونگا۔

بڑے میاں نے اپنی رانی وہ چار دن کے بعد آ شاعر صاحب نے پوچھا کہو تم آ گئے گئے تھے!

دوست: ہاں۔

شاعر: میرا پیغام کہہ دیا تھا؟

دوست: کہا تو مگر بہت مختصر اور جامع۔

شاعر: آخر کچھ ہم بھی تو سنیں۔

دوست: کیا کرو گے سن کے۔

شاعر: بھئی واہ یہ کیسی بات ہوئی۔ میرا ہی پیام اور مجھی کو نہیں بتاتے۔

دوست: دیکھو بگڑنے کی سند نہیں میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ تمہارا پیغام مجھے یاد نہ رہیگا۔ میں شاعر نہ شاعر کا نبوی۔ کبھی عشق کا جھول بھی نہیں پالا ہو اسے وسلے سے واقف ہوا۔ میں نے مختصراً یہی کہہ دیا کہ میاں...... شاعر تمہارے ہجر میں بگتے گزرتے ہیں بری جگہ دل لگی ہے خدا کے لئے مرہم دیا کی ذرا پیار کرو ورنہ برا حال ہوگا۔

دیکھا آپ نے اگر یہ بڑے میاں جوان ہوتے تو ضرور شاعر صاحب کے دور کی الفاظ کا غلط سامنا نہیں یاد رہتا۔ اور گفتگو میں مزا آ گیا ہے۔ شاعر صاحب ہرگز اختصار پر ہرگز نہ جیتے۔

تردد اور فکر اور رنج کی زیادتی کا نتیجہ ہوا کرتا ہے آجکل کے اکثر مختصر افسانے جن کے مصنفین عقل سے تنگ جاتے ہیں اگر یہ تو قصہ نویسی کی ... جیسے بنانے والے لوگ کہتے ہیں ان کا مطلب یہ ہوگا کہ جبکہ نعواری کا عذر ان میں ان کا جلوہ نظر آتا ہے۔ پیچھے بیٹھے ایک جانب کے دل میں تو آدمی ... کو آدمی کچھ کہو ڈال۔ اس سے اہل ... صاحب عقل ۲ شاید لکھنے والے اپنی لیاقت اور ... میں اصلاح فرمائیں۔ ملاحظہ ہو۔

جہنم دیکھا۔

وہ مکر کا ایک بڑا زور والا تھا جس نے آن ... کے ... تھے۔ وہ صبح اٹھتے جاسے نہ جاتے قلاوروں سے ظرافت کرتے اور ... پہاڑ کے ... جس ... بیٹھے دیسپت اپنی دکان پر جا بیٹھے خوب کام بڑھنے ترقی کی آخر مگر انھیں ایک ... بیماری نے بہت دکھ دیا۔ بیماری کی یہی کیفیت تھی ... کھانا کھاتے ہیں ... تھا حکیم و ڈاکٹر سب ہی کا علاج کیا مگر نہ کسی ... بیماری نہ گئی۔ نہ کسی ... انہیں کو۔ بیماری نے شاید ہی بیماری کی ... بیماریاں بھی پیدا ہوئیں ... دیکھنے والوں ... بہتر سے پہلے ناک سے ... چھوٹے ... تھی۔ ... تھا ... لیے ... ایک جان ... گرتے ان بیماریوں کے ہوتے انھیں شادی کی فکر لگی ... ایک سال ... شادی کی۔ خوش قسمتی سے بیوی کی آزادی ملی انھیں ... بیوی کا روگ تھا۔ بیماری کا بیماری جو گھنٹہ بند ... ہوا تو اپنی کا روگ ... لگا دیا ...

کی جست لگانی میں سوار ہوگئی جس سال ہوگئے یہ وہ اور کیا کہا کے لگیں ... ہو گئیں ہیں۔ وہ ... بھوک لگی اور انھوں نے کہا کہ کھا لیا ہوا معلوم ہوتی اور یہی ... گئیں ... آئی اور سو گئیں۔ وہ ... میں ایک مرتبہ ضرور ... جاتی تھیں۔ لوگوں کے دیکھتے ہی دیکھتے ... پیٹ بڑھا ... انچا ہوا۔ ... پیٹ آفت آئی۔ ... بیچے ... نے کریپ کی اس ... میں ... بھی جگہ پائی ایک ... رہی

جگر ... گویا کی بیماری سے ... زور ... نیندا ... سے ... ہیں ... کی ... بیماری ... کی ... جل رہی ہیں۔

آپ ... کے ... ایک ... شخصیت سے کوئی واقف نہیں تو یہی اپنے ... خوب جانتا ہے۔ ... اپنی ... مال ... زمین ... ایک چیز ... ہو گر اپنے

اور اپنی ... کی بیماری سے ... مجبور ... سماں ... ہائے ... لطف ... نگاہوں میں ... کھٹکتا۔

ایک ... کیا۔ ... بھگے۔ ... نے ... کی آواز سے ... بیٹے لگا ... زمین ... جھلس ... جیسے ... چلانے ... رہو ... کے ... رہو ... کی ... بھی ... سوتے ... کے دل ... کے پیٹ سے ایک ... چیز ... بھی ... آگ ... جسم ... میں ... کر دیکھ کے ... نے ... کو غش آگیا۔ ... بیماری کا ... گئی۔ ... نے ... کو آواز دی ... کسی نے سچ کہا ہے۔

"جن کے لاڈ ... لوگ ... "

تاریک ... رات۔

... میں ... نہیں ... ایک ...

ایک آسمان ... دنیا ... پیٹ سے ... نکالے۔

شب کا وقت ہو آدھی رات کا سماں ہو برسات کی رت ہو۔ ابر گھرا ہوا ہو ننھی ننھی بوندیں پڑ رہی ہیں ... بجلی ... کی ... تو بھی کہاں ... نکلا ... ٹھنڈی ... ہوا ...



اُبلتی ہانڈی سے بوٹی نکالنے کی سعی

مولوی گھاسا ان دنوں لاہور میں اس سبب تمام [illegible] مشہور تھے کہ وہ ماسوں [illegible] نکلنے کے وقت [illegible] بتلا کر بھاگے جاتے تھے۔ تذکرہ [illegible] تف [illegible] ایک کی ادراک [illegible] میں سے ایک نغمو ہے جن کی ادراک انسانی عقل کی رسائی [illegible] ہے۔

"قسند گا"

روز کا وقت پر مولانا گھاسا [illegible] گھر میں نہیں ہیں وہ صبح کو غائب ہو جاتے اور شام کو گھر میں [illegible] ہمسائی [illegible] مولانا کے دل [illegible] [illegible] رہیں۔

ہمسائی: [illegible] صاحب سے پوچھا [illegible] ہیں؟

[illegible]

ہمسائی: [illegible]

[illegible] جب [illegible] ہمسائی [illegible] کی طرح لگا۔ [illegible] سیاہ [illegible] کی طرح [illegible] اور دونوں جانب دیکھتے تھے ہمسایہ [illegible] سے تا [illegible] ایک گلی کے [illegible] ہو گیا۔ مولوی صاحب ایک مکان کے دروازے پر [illegible] یہ مکان ایک ویران مقام پر چند جھونپڑوں کے درمیان تھا [illegible]

[illegible] نے دیکھا کہ مولوی نے [illegible] کے [illegible] میں [illegible] ہمسایہ [illegible] تو وہ [illegible] مولانا کے سامنے ایک شخص کی بجائی [illegible] آدمی اور بھی [illegible] جلوہ فرما ہیں [illegible] نقل رہی ہے۔

[illegible] دیکھتے ہی [illegible] اور [illegible] ساری حقیقت [illegible]

قصہ تمام والسلام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے مقررہ [illegible] اور [illegible] ادبی رسائل [illegible] دیکھے [illegible] میں [illegible] اس زبان سے [illegible] شخص [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible]

(۱) [illegible] کی [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible] محبت [illegible]

[illegible] کی سلطنت [illegible] کر دیتی ہے

(۳) اے کاش میری [illegible] کے وقت مجھ سے کام لیتی اور میں حسن [illegible] سے بہرہ مند ہوتا۔

"خلوت [illegible]"

(۵) [illegible] مجھے زیادہ نہ تھا۔ وہ [illegible] ڈونگا بن جاؤں۔

[illegible] کاغذ اور [illegible] چھپائی پر [illegible] اور اس طرح سے [illegible] اخلاقی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جناب شبیر صاحب تسلیم۔ آپ کا ادارہ [illegible]
بہت مسرور ہوا ہوں۔ [illegible]
ان شاء اللہ تعالیٰ [illegible]
فراموش نہ کروں گا ۔

بعد رحلت [illegible]
گر [illegible]

[illegible] آپ [illegible] کرنے کا ارادہ [illegible] داڑھیوں اور [illegible] کا وقت [illegible]
داڑھیاں پیش کرتا ہوں۔

[illegible] داڑھی [illegible] اصول [illegible] قائم [illegible] آفتاب کی [illegible] رنگ [illegible] تھے [illegible] تیار ہوتے [illegible] کی ہوتی تھی ۔

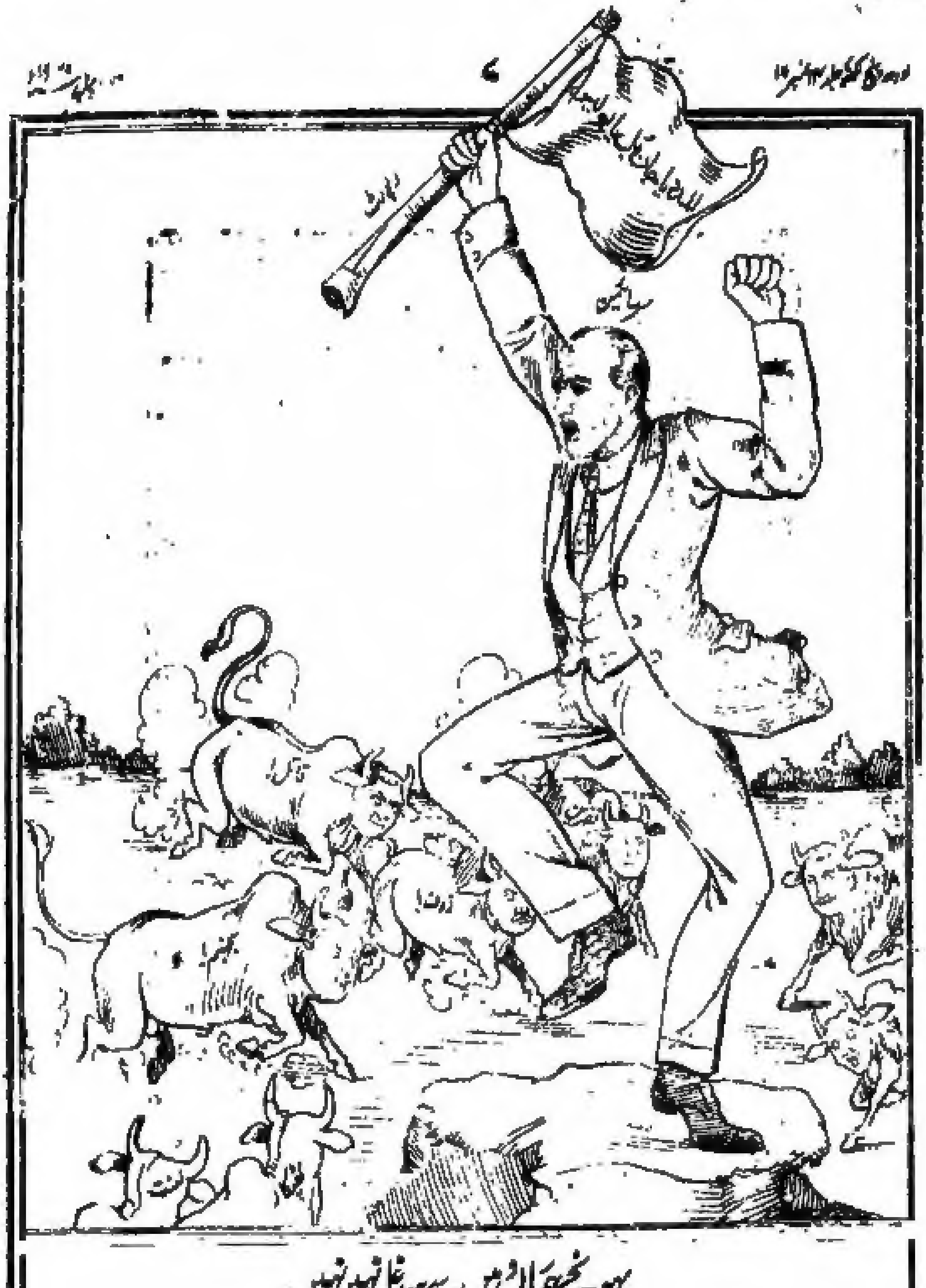
ایک داڑھی [illegible]
ایک داڑھی [illegible]

[illegible] داڑھیاں دیکھ کر معلوم ہوا [illegible] داڑھی [illegible] جگہ [illegible] داڑھی کو [illegible] قدرت کی [illegible] آنکھوں کے نیچے سے [illegible] داڑھی [illegible]

[illegible] داڑھی کے [illegible] کی قسمیں بہت ہیں [illegible] داڑھیوں [illegible] داڑھی [illegible] داڑھی کی [illegible]

[illegible] داڑھی [illegible] داڑھی [illegible] داڑھی [illegible]

[illegible] چوہدری صاحب [illegible] داڑھیاں [illegible] داڑھی [illegible] داڑھی [illegible]



پہونچے جہاں ہیں سے ہوا غل نہیں نہیں
بچنے کو بائیکاٹ سے امن کہیں نہیں
...سو کرکے کس منہ سے ہو غربت کی شکایت سائمن ٭ تم کو بے مہری یاران وطن یاد نہیں


ز غارت چمنت بر بہار منت ہاست
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند

[illegible]

رنگ میں مگر ہر گلی ایسی کہ جو تھا ہو گیا

[illegible]

یکسے جناب چودھری صاحب [illegible]

[illegible]

اب دیکھئے [illegible]

[illegible]

نقد النقد

ادبی دنیا

[illegible]

[illegible]

فرہنگ نگار صاحب [illegible] ترجمہ [illegible]

[illegible]

نشان۔ یہ دیکھنا ہی دلچسپ بحث ہو جاتی کہ آیا انگریزی جزو مسراتی و دولفظ کی ترکیب ظاہر کرتی ہے۔ مضمون نگار صاحب خواہ مخواہ الفاظ کی روح بگاڑنے [illegible] استعمال کی درستی سے تعلق نہیں رکھتے [illegible] فرہنگ [illegible] اس جگہ [illegible] مگر [illegible] فرہنگ صحیح ہے اہل صحافت [illegible] [illegible] فرہنگ [illegible] سب جانتے ہیں۔ کسی [illegible] میں [illegible] مگر [illegible] فرہنگ [illegible] صحافت [illegible] کی [illegible] کے بارے میں [illegible] صاحب [illegible] اہل صحافت [illegible]

[illegible] کھٹ [illegible] کے لیے۔

[illegible] مگر [illegible] فرہنگ [illegible] کسی زبان سے نہیں [illegible]۔ [illegible] میں [illegible] دیکھا [illegible] [illegible] معلوم [illegible] استعمال [illegible] [illegible] کیا جاتا۔ [illegible] اہل صحافت [illegible] [illegible] [illegible] تحقیق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صحافت [illegible] [illegible]

[illegible] گردن جھکتی ہے۔

[illegible] صاحب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے مستفید ہوگی [illegible] [illegible] والسلام

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] بتعلق انفصال [illegible]

[illegible]

[illegible] انفصال [illegible]

[illegible]

[illegible]